OPEN ACCESS
AL-TABYEEN
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: ***Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.***

ISSN (Print) : 2664-1178
ISSN (Online) : 2664-1186
Jul-Dec-2021
Vol: 5, Issue: 2
Email: altabyeen@ais.uol.edu.pk
OJS: hpej.net/journals/al-tabyeen/index

زنا کے معاشرتی اثرات اور حد کی تنفیذ کا نبوی منہج: تجزیاتی مطالعہ

حافظ آصف اسماعیل*
ڈاکٹر حافظ حسن مدنی**

ABSTRACT

Adultery, immorality and sexual misconduct is a major crime, which has been condemned in all previous legislations sent by Allah, ancient nations, the bedouin tribes and in Islamic law. The religion of Islam not only forbids adultery, rather it prohibits going even near the causes leading to it. From medicinal point of view, adultery may cause AIDS, herpes etc.The word "zina" means to have sexual relationship without a marriage contract. Its synonyms in Arabic are: al bigha, al safah, al anat, and al fahisha. Islam imposes punishment on unmarried people committing adultery. According to Imam al shaf'i, the punishment is one hundred lashes for both man and the woman, and exile for one year. Whereas Imam Abu Hanifa only imposes one hundred lashes. For a married adulterer, the punishment is hundred lashes and death by stoning. Rest of the jurists unanimously agree that they will only be stoned to death. Majority of the scholars agree that if a concubine commits adultery, she will be giving fifty lashes. According to Saeed bin

* ایم فل سکالر، جامعہ پنجاب، لاہور
** ایسوسی ایٹ پروفیسر، جامعہ پنجاب، لاہور

Musayyib, she will be beaten in order to teach her decent manners. In order to impose the punishment of zina on someone, it will be ensured that the adulterer is an adult, the woman should not be from a country who is at war with the Muslims, she is alive and the adultery has taken place in a Muslim country. Among the the repulsive results of adultery are spread of sexually transmitted diseases, increase in number of illegitimate children, lesser percentage of legitimate children and increase in crimes. One of the factors pointing towards the prohibition of zina is that it has been forbidden since early Islam and a severe punishment has been imposed on it. Of the vices of zina is the mixing up of lineages. Our society today is flooded with immoral behaviour, which is endangering our "iman" and "yaqeen" and is driving our society towards destruction. This wave of immorality has reached the elite of the society and it is obligatory upon every individual to put his share in stopping it.

Keywords: زناکاری، غیر اخلاقی، قانون سازی، ادویہ، سو کوڑے، جلاوطنی، انتقال، واجب

زنا ایک سنگین اور قبیح ترین گناہ ہے۔ دین اسلام جہاں زنا سے منع کرتا ہے وہیں اسباب زنا کے قریب جانے سے بھی روکتا ہے۔ شرک کے بعد زنا کی نجاست وخباثت تمام معصیات سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ یہ گناہ ایسے ہیں جو دل کی قوت ووحدت کو پارہ پارہ کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں وارد ہونے والوں کی اکثریت مشرک ہوتی ہے۔ اور جب یہ نجاست دل کو فساد سے بھر دیتی ہے تو یقیناً اللہ طیب و پاک ذات سے انسان دور ہی ہو گا۔ دین اسلام اس بدکاری کی ہر شکل سے روکتا اور اس کی مذمت کرتا ہے۔ سراً ہو یا جہراً، ہمیشہ کا ہو یا ایک لحظہ کا، آزادی سے ہو یا غلامی کے ساتھ، اپنوں سے ہو یا بیگانوں سے، حتیٰ کہ اس کی طرف لے جانے والے اسباب المخادنہ والمصادقہ کی بھی نفی کر دی گئی ہے، مردوں کے لیے بھی اور عورتوں کے لیے بھی۔ اور قرب قیامت اسی بدکاری کے ارتکاب کی شدت و کثرت کی وجہ سے سماوی عذاب اور لاعلاج امراض مسلط کر دیئے جائیں گے۔ حتیٰ کہ اس

جرم اور دیگر اس کے ہم جنس جرائم کی وجہ سے لوگ خنزیر اور بندر کی شکل والے بنا دیئے جائیں گے۔ اسلام نے مناسب عمر کو پہنچتے ہی شادی کر لینے کی ترغیب دلائی ہے، کیونکہ یہی جنسی شہوت پوری کرنے اور جنسی قوت قائم رکھنے کا محفوظ طریقہ ہے اور اسی سے نسل انسانی کی بقاء، تسلسل، اولاد کی ایک اچھی اور پاکیزہ تربیت گاہ مہیا ہوتی اور معاشرہ سدھرا اور قبائح سے محفوظ رہتا ہے اور یہی حسب و نسب کی حفاظت کی ضامن ہے تو جس طرح اسلام نے اس جنسی غریزہ (اشتہاء) کے استعمال و تصریف کا ایک عمدہ راستہ تجویز کیا، اسی طرح غیر مشروع طریقے سے اس کا استعمال منع کیا ہے اور اس کے مقدمات بنانے والے امور سے بھی مثلاً: اختلاط، رقص، تصاویر، فحش گانے نظر بازی اور ہر وہ اقدام جس سے سفلی جذبات ابھریں اور گناہ کی دعوت ملے، اسی سلسلے میں زنا کو ایک قانونی جرم قرار دیا جس کی انتہائی سخت سزا مقرر کی، کیونکہ زنا کے رواج پانے سے پورا معاشرہ خراب ہو سکتا اور اس کے بدترین اثرات مرتب ہو سکتے ہیں جس سے حسب و نسب کا نظام تباہ و برباد ہو جائے، قرآن پاک میں ہے:"﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ﴾[1] زنا کے قریب بھی نہ جاؤ کہ یہ بے حیائی اور بری روش ہے۔ طبی لحاظ سے اگر دیکھیں، تو زنا ایسے خطرناک امراض کے پھیلاؤ کا سبب بنتا ہے جو انسانی زندگی کے لیے مہلک ہیں مثلاً ایڈز، خارش اور جسم میں آبلے پڑنا، یہی قتل کے جرم کے ارتکاب کی ایک بڑی وجہ ہے، کیونکہ غیرت انسانی طبیعت کا لازمہ اور خاصہ ہے اور کوئی عزت والا شخص اسے گوارا نہیں کر سکتا اور اکثر اس عار کے دھونے کا ایک ہی وسیلہ ہوتا ہے کہ خون کر دے، اس سے گھر کا نظام خراب ہو جاتا اور ایسا تکدّر پیدا ہوتا ہے۔ جس سے خلاصی نہیں ہو پاتی اور معاملہ دائمی علیحدگی پر منتج ہوتا ہے اور اگر اولاد بھی ہو تو وہ اس کی لپیٹ میں آ کر دربدر خراب ہو جاتی ہے، اس میں نسب و حسب کا ضیاع بھی ہے اور خرابی کا یہ سلسلہ توارث میں بھی جاری ہوتا ہے، پھر اس میں ایک دوسرے کو دھوکا دینا اور اعتماد کا خون ہے، زنا دراصل ایک عارضی اور وقتی تعلق ہے، جو سفلی خواہشات کی بنیاد پر قائم ہو تو یہ ایک خالص حیوانی عمل ہے، جو کسی شریف مرد و زن کو زیب نہیں دیتا۔ زنا کا لغوی واصطلاحی مفہوم کیا ہے؟ لفظ زنا کے مترادفات و مماثلات کون کون سے ہیں؟ کب موجب حد و غیر موجب حد مباشرت ہو گی؟ حدِ رجم کے بارے میں خلفائے راشدین کا کیا طرزِ عمل تھا؟ لونڈی کیلئے حد زنا کیا ہے؟ حد زنا کے نفاذ کی ملحوظات کون

[1]۔ الإسراء، 17:32

سے ہیں؟ زنا و بدکاری کے اثرات سیئہ و قبیحہ کیا ہے؟ حرمت زنا کے اسرار اور مفاسد کیا ہے؟ اور اس سے ملتے جلتے سوالات ہیں۔ زیر نظر مقالہ اسی ضمن میں لکھا گیا ہے اور مذکورہ اہم سوالات کو نصوصِ شرعیہ کی روشنی میں علمی و تحقیقی انداز سے جاننے کی کوشش کی گئی ہے۔

زنا کا لغوی معنی

زنا کا لغوی معنی ہے پہاڑ پر چڑھنا، سائے کا سکڑنا، پیشاب کو روک لینا، حدیث میں ہے: " لا یصلی احد کم و هو زناء"[1] تم میں سے کوئی شخص پیشاب روکنے کی حالت میں نماز نہ پڑھے۔

زنا کا اصطلاحی مفہوم

علامہ راغب اصفہانیؒ کہتے ہیں: زنا کا معنی ہے کسی عورت کے ساتھ بغیر شرعی کے وطی کرنا۔[2]

قاضی عبد النبی بن عبد الرسول احمد نگریؒ لکھتے ہیں: زنا اس اندام نہانی میں وطی کرنا جو وطی کرنے والے کی ملکیت یا ملکیت کے شبہ سے خالی ہو۔[3] سید مرتضی حسین زبیدی متوفی لکھتے ہیں: لغت میں زنا کا معنی کسی چیز پر چڑھنا ہے اور اس کا شرعی معنی ہے کسی ایسی شہوت انگیز اندام نہانی میں حشفہ (آلہ تناسل کے سر) کو داخل کرنا جس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہ ہو۔[4]

لفظ زنا کے مترادفات و مماثلات:

الزنا:

شرعی و اخلاقی حدود کو توڑتے ہوئے مرد و زن کے باہمی جنسی تعلقات پیدا کرنے اور جنسی تسکین حاصل کرنے کو "الزنا" کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے اس فعل قبیح کو مختلف پر یہی نام دیا ہے۔ سورہ اسراء (بنی اسرائیل) میں ارشاد الٰہی ہے:

---

1. الازدی، ربیع بن حبیب ،مسند الربیع، مکتبته الثقافة العربیه ،2015ء، بیروت ، 60:1
2. اصفہانی ، امام راغب ،مفردات القرآن ، قدیمی کتب خانه ، کراچی ، 2010ء، 284:1
3. القاضی ،عبد النبی بن عبد الرسول،دستور العلماء، دار الکتب العلمیه، بیروت، 1421ھ ، 113:2
4. الز بیدی، محمد بن عبدمحمد، تاج العروس ، المطبعة الخیریه، مصر ، 1306ھ ، 165:10

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا [1] ﴾

اور زنا کے قریب نہ جاؤں، بے شک وہ ہمیشہ سے بڑی بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے۔ سورہ فرقان میں ہے:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا﴾ [2]

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس جان کو قتل کرتے ہیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو یہ کرے گا وہ سخت گناہ کو ملے گا۔ اس کے لیے قیامت کے دن عذاب دگنا کیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اس میں ذلیل کیا ہوا رہے گا۔ سورہ نور میں ہے:

﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾ [3]

زانی مرد نکاح نہیں کرے گا مگر کسی زانیہ عورت سے، یا کسی مشرکہ عورت سے، اور زانیہ عورت، اس سے نکاح نہیں کرے گا مگر کوئی زانی یا مشرک۔ اور یہ کام ایمان والوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔ سورہ ممتحنہ میں اسی لفظ کے مختلف صیغے استعمال ہوئے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ

---

[1] الإسراء، 17:32

[2] الفرقان، 25:68

[3] النور، 24: 3

اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [1]

اے نبی! جب تیرے پاس مومن عورتیں آئیں، تجھ سے بیعت کرتی ہوں کہ وہ نہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان لائیں گی جو اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان گھڑ رہی ہوں اور نہ کسی نیک کام میں تیری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لے اور ان کے لیے اللہ سے بخشش کی دعا کر۔ یقینا اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔

البغاء

عربی زبان میں اس فعل شنیع کیلئے ایک دوسرا لفظ "البغاء" بھی استعمال کیا جاتا ہے جس کا زیادہ تر استعمال لونڈیوں یا باندیوں کیلئے ہوتا ہے یا پھر پیشہ ور جسم فروش عورتوں کی بدکاری کیلئے ہے۔ سورہ مریم میں ہے:

﴿قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا﴾ [2]

اس نے کہا میرے لیے لڑکا کیسے ہو گا، جب کہ مجھے نہ کسی بشر نے چھوا ہے اور نہ میں کبھی بدکار تھی۔ سورہ نور میں ہے:

﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ [3]

اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو، اگر وہ پاک دامن رہنا چاہیں، تاکہ تم دنیا کی زندگی کا سامان طلب کرو۔

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس فحاشی و زناکاری کیلئے لفظ بغاء کے ہی مختلف صیغے استعمال فرمائے ہیں۔

---

[1] الممتحنۃ،60: 12

[2] مریم،19: 20

[2] النور،24: 33

السفاح

اس بد فعلی کیلئے عربی زبان میں تیسر الفظ "السفاح" استعمال ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی سورہ نساء میں ہے:

﴿وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ﴾[1]

اور تمھارے لیے حلال کی گئی ہیں جو ان کے سوا ہیں کہ اپنے مالوں کے بدلے طلب کرو، اس حال میں کہ نکاح میں لانے والے ہو، نہ کہ بدکاری کرنے والے۔

﴿مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ﴾[2]

جب کہ وہ نکاح میں لائی گئی ہوں، بدکاری کرنے والی نہ ہوں اور نہ چھپے یار بنانے والی ہوں۔

العنت

جنسی تسکین کیلئے حدود کو توڑنے اور بے رہ روی اختیار کرنے کیلئے عربی میں لفظ "العنت" آتا ہے۔ سورہ نساء میں ہے:۔ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ [3] یہ اس کے لیے ہے جو تم میں سے گناہ میں پڑنے سے ڈرے۔

الفاحشہ

پانچواں لفظ "الفاحشہ " ہے۔ جو زناکاری و اغلام بازی (لواطت و فعل قوم لوط) جیسے جنسی بے راہ روی والے افعال اور ایسی بد اخلاقی پر مبنی باتوں کیلئے اہل عرب استعمال کرتے ہیں۔ سورہ العنکبوت میں ہے: إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ [4] بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

---

[1] النساء4 :24

[1] ایضا

[2] ایضا

[2] العنکبوت،29 :45

موجب حد و غیر موجب حد مباشرت

غیر شادی شدہ کیلئے حد زنا: غیر شادی شدہ مرد و عورت کے لیے حد زنا کے متعلق مختصراً دو اقوال بمع دلائل درج ذیل ہیں۔

پہلا قول: امام شافعی، امام احمد، اسحاق، داؤد ظاہری، سفیان ثوری، ابن ابی لیلیٰ اور حسن بن صالح کے نزدیک ہر مرد و عورت کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ جلاوطنی سے مراد ان سب کے نزدیک یہ ہے کہ مجرم کو اس کی بستی سے نکال کر کم از کم اتنے فاصلے پر بھیج دیا جائے جس پر نماز میں قصر واجب ہوتا ہے۔ مگر زید بن علی اور امام جعفر صادق کے نزدیک قید کر دینے سے بھی جلاوطنی کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:"خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَنَفْيُ سَنَةٍ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ"[1]

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھ سے سیکھ لو، سیکھ لو مجھ سے (شرع کی باتیں) اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے ایک راہ نکالی جب بکر زنا کرے بکر سے تو سو کوڑے لگاؤ اور ایک سال کے لئے ملک سے باہر کر دو اور ثیب ثیب سے کرے تو سو کوڑے لگاؤ پھر پتھروں سے مار ڈالو۔"

دوسرا قول: امام ابو حنیفہ اور ان کے شاگرد امام ابو یوسف، امام زُفَر اور امام محمد کہتے ہیں کہ اس صورت میں حد زنا مرد اور عورت دونوں کے لیے صرف سو کوڑے ہے۔ اس پر کسی اور سزا، مثلاً قید یا جلاوطنی کا اضافہ حد نہیں بلکہ تعزیر ہے۔ قاضی اگر یہ دیکھے کہ مجرم بد چلن ہے، یا مجرم اور مجرمہ کے تعلقات بہت گہرے ہیں تو حسب ضرورت وہ انہیں خارج البلد بھی کر سکتا ہے اور قید بھی کر سکتا ہے۔ غیر شادی شدہ زانی کی سزا بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا

[1] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، دارالجیل، بیروت، 1949ء، الرقم:4414

طَآئِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾

جو زنا کرنے والی عورت ہے اور جو زنا کرنے والا مرد ہے، سو دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تمھیں ان کے متعلق اللہ کے دین میں کوئی نرمی نہ پکڑے، اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور لازم ہے کہ ان کی سزا کے وقت مومنوں کی ایک جماعت موجود ہو۔

شادی شدہ مرد و عورت کے لیے حد زنا

پہلا قول: اسلام میں شادی شدہ زانی کے لیے سو کوڑے اور رجم کی سزا مقرر ہے جو کہ حد شرعی ہے۔ اس حد کو بدلنے کا کسی کو اختیار نہیں، اس کے نفاذ کو روکنے کے لیے سفارش کرنا بھی ناپسندیدہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے شادی شدہ زانی پر سو کوڑے اور اس کے بعد رجم یعنی سنگساری کی سزا نافذ فرمائی ہے۔ کبھی مجرم کے اعتراف (Confession) پر اور کبھی چار گواہوں کی شہادت (Witness) دینے پر یہ حد جاری کی گئی۔ یہ قول امام احمد، داؤد ظاہری اور اسحاق بن راہویہ کا ہے۔ شادی شدہ کی سزا بیان کرتے ہوئے سیدنا عمر بن خطاب نے فرمایا:

إيَّاكُمْ أنْ تَهْلِكوا عن آيةِ الرَّجْمِ، أنْ يَقولَ قائِلٌ: لا نَجِدُ حَدَّيْنِ في كتابِ اللهِ، فقد رَجَمَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم، وقد رَجَمْنا، والَّذي نفْسِي بيدِهِ لولا أنْ يَقولَ النَّاسُ: زادَ عُمرُ بنُ الخَطَّابِ في كِتابِ اللهِ، لَكَتَبْتُها: الشَّيْخُ والشَّيْخةُ فارْجُمُوهُمَا أَلْبَتَّةَ؛ فإنَّا قد قَرَأْناها[1]

خبر دار کہیں تم لوگ رجم والی آیت کے بارے میں ہلاک نہ ہو جانا کہ کوئی کہنے والا یہ کہے کہ ہم اللہ کی کتاب میں زنا کے بارے میں دو حدیں نہیں پاتے (یعنی کوڑے مانے کی حد اور رجم کی حد دونوں ہی ہمیں نہیں ملتی ہیں) یقینی بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے رجم کیا پس جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کی قسم اگر یہ اندیشہ نہ ہو تا کہ لوگ یہ کہیں گے کہ عُمر نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کر دیا ہے تو میں ضرور وہ آیت لکھ دیتا جو کہ یہ تھی "اور کوئی شادی شدہ مرد اور عورت (زنا کریں تو) ضرور انہیں سنگسار کرو" یقیناً ہم نے یہ آیت پڑھی ہے۔

دوسرا قول: باقی تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ ان کی سزا صرف سنگساری ہے۔ رجم اور سزائے تازیانہ کو جمع نہیں کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے شادی شدہ آزاد زانیوں پر کوڑوں کی بجائے رجم کی سزا نافذ کی۔ اس

[1] مالک بن انس ،الموطأ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1406ھ، الرقم: 1506

سلسلے میں ہم پہلے فرامینِ رسول ﷺ اور اس کے بعد فعل رسول ﷺ بیان کرتے ہیں:

عن ابی ہریرۃ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا "[1]

حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے (ابن ضحاک اسلمی رضی اللہ عنہ سے) فرمایا، اے انیس! اس خاتون کے یہاں جا، اگر وہ زنا کا اقرار کرلے تو اسے سنگسار کردے۔ قال زيد سمعت رسول االله ﷺ يقول: الشيخ والشيخة إذا زنيا فارجموها البتة [2] زید بن ثابت کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شادی شدہ مرد اور عورت زنا کا ارتکاب کریں تو اُنہیں لازماً رجم کردو۔ ان فرامینِ نبویہؐ کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ازروئے سنت شادی شدہ زانی کے لئے کوڑوں کی بجائے قتل بصورتِ رجم کی سزا مقرر ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا عمل:

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ" فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أُحْصِنْتَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: خَيْرًا، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ." [3]

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے زنا کا اقرار کیا، آپ ﷺ نے اس سے اپنا منہ پھیر لیا، پھر اس نے آکر اعتراف کیا، آپ ﷺ نے پھر اس سے اپنا منہ پھیر لیا، یہاں تک کہ اس نے اپنے خلاف چار بار گواہیاں دیں، تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: "کیا تجھے جنون ہے؟" اس نے کہا: ایسی کوئی بات نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تو شادی شدہ ہے" اس نے کہا: ہاں، اس پر نبی اکرم ﷺ نے ان کے متعلق حکم دیا، تو انہیں عید گاہ میں رجم کر دیا گیا، جب ان پر پتھروں کی بارش ہونے لگی تو وہ بھاگے،

---

[1] البخاری ، محمد بن اسماعیل ، الجامع الصحیح،دار طوق النجاة، 1422ھ، مصر، الرقم: 2315

[2] احمد بن حنبل ، مسند ،دار الرسالة العالمية، بيروت، 2009ء ،34:16

[3] ابوداؤد سلیمان بن الاشعث ،سنن ابی داود،دار الرسالة العالمية، بيروت، 2009ء، الرقم: 4430۔

پھر پکڑ لیے گئے، اور پتھروں سے مارے گئے، یہاں تک کہ ان کی موت ہو گئی، پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کی تعریف فرمائی اور ان پر نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

حدِ رجم کے بارے میں خلفائے راشدین کا طرزِ عمل

خلافتِ راشدہ کے دورِ مسعود میں بھی عہدِ نبویؐ کے سنت کے مطابق زنا کے بارے میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کا فرق ملحوظ رکھا گیا اور کنوارے یا شادی شدہ کی اس تفریق کو ایک سنتِ رسول ﷺ کی حیثیت سے تسلیم کر کے محصن زانی پر حدِ رجم نافذ کی گئی۔ ذیل میں ہم اس سلسلے میں چند شواہد پیش کرتے ہیں۔ حضرت سلمہ بن کہیلؒ سے روایت ہے:

سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" حِينَ رَجَمَ الْمَرْأَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَالَ: قَدْ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ [1]

سلمہ بن کہیلؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے حضرت علیؓ کے بارے میں یہ بات سُنی کہ جب اُنہوں نے جمعہ کے روز ایک زانیہ عورت کو رجم کی سزا دی تو فرمایا: "میں نے اس عورت کو اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کے مطابق رجم کیا ہے۔

قال الجمهور أن رسول االله ! قد رجم وقد رجم الخلفاء الراشدون بعد النبي ! وصرحوا بأن الرجم حد [2]

جمہور کا کہنا ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے رجم کی حد جاری فرمائی اور آپؐ کے بعد خلفائے راشدینؓ نے بھی رجم کی حد جاری کی اور انہوں نے رجم کے حدِ شرعی ہونے کی صراحت کی۔

ان تمام شواہد اور حوالوں سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ خلافت راشدہؓ کے دورِ مبارک میں بھی شادی شدہ محصن زانی کے لئے حدِ رجم کی سزا نافذ رہی ہے۔

لونڈی کیلئے حد زنا

پہلا قول: جمہور کا قول ہے کہ لونڈی کو زنا کی وجہ سے پچاس کوڑے لگائے جائیں گے خواہ وہ مسلمہ ہو یا کافرہ ہو شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ ہو۔

---

[1] البخاری، الجامع الصحیح، الرقم: 6812.

[2] الجزیری ،عبدالرحمن ،کتا ب الفقه علیٰ المداہب الاربعة،دارالفکر، بیروت ، 1990ھ،65:5

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ فِي كُلِّ مَرَّةٍ: فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابُ اللَّهِ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ: فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابُ اللَّهِ ثُمَّ لِيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہے، کہ ہر بار اسے اللہ کی کتاب کے موافق یعنی پچاس کوڑے مارے اور صرف ڈانٹ ڈپٹ کر نہ چھوڑ دے، یا حد لگانے کے بعد پھر نہ ڈانٹے، اور چوتھی بار میں فرمایا: اگر وہ پھر زنا کرے تو پھر اسے اللہ کی کتاب کے موافق حد لگائے، پھر چاہیئے کہ اسے بیچ دے، گو بال کی ایک رسی ہی کے بدلے کیوں نہ ہو۔

دوسرا قول: دوسرا قول سعید بن مسیب رحمہ اللہ، ابو ثورؒ اور داؤدؒ کا ہے کہ لونڈی کو اس کی زناکاری پر ادب سکھانے کے طور پر اسے کچھ مار پیٹ کی جائے گی لیکن اس کی کوئی مقرر گنتی نہیں جیسا کہ درج ذیل حدیث مبارکہ میں تعداد مذکور نہیں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضي الله عنهما، أن رَسُولَ اللَّهِ ﷺ:" سُئِلَ عَنْ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ؟ قَالَ: إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ". قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ [2]

ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے اس کنیز کے متعلق پوچھا گیا جو غیر شادی شدہ ہو اور زنا کرا لیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو، اگر پھر زنا کرائے تو پھر کوڑے مارو، اگر پھر زنا کرائے تو پھر کوڑے مارو اور پھر اسے بیچ ڈالو خواہ ایک رسی ہی قیمت میں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے یقین نہیں کہ تیسری مرتبہ (کوڑے لگانے کے حکم) کے بعد یہ فرمایا یا چوتھی مرتبہ کے بعد۔

حد زنا کے نفاذ کی شرائط

کسی ملزم زنا پر حد زنا اس وقت جاری کی جائے گی جبکہ زنا کا ہونا مندرجہ ذیل شرائط کے مطابق پایا گیا ہو۔ ☆زانی بالغ ہو نابالغ پر حد جاری نہیں ہو گی۔ ☆زانی عاقل ہو، پاگل پر حد جاری نہیں ہو گی تاہم اگر کسی غیر

[1] ابو داؤد، سنن ابو داؤد ، الرقم: 4471

[2] البخارى ، الجامع الصحيح ، الرقم: 6838

مسلم کے ساتھ فعل زنا کیا ہو تو دونوں کو تادیبی سزا دی جائے گی اور اگر غیر مسلم زانی نے مسلمہ کے ساتھ فعل زنا کیا تو بھی تعزیری سزا دی جائے گی۔☆زانی مختار ہو اگر اس پر جبر کر کے اس سے یہ عمل کروایا گیا ہو تو جمہور کے نزدیک اس پر حد نہیں، فقہائے حنابلہ کے نزدیک حد جاری ہو گی اور اگر عورت سے جبراً عمل کیا گیا ہو تو عورت پر بالاتفاق حد نہیں۔☆اگر کسی جانور سے وطی کی گئی ہو تو یہ حسب اتفاق مذاہبِ اربعہ موجب حد نہیں تاہم اس پر تعزیر ہے۔☆ زنا کرنے میں کوئی شبہ نہ ہو اگر کسی نے کسی عورت کو غلط فہمی میں اپنی بیوی سمجھ کر اس سے زنا کر لیا تو شبہ کی بناء پر حد نہ ہو گی تاہم ابویوسف امام احمد کہتے ہیں کہ اس پر حد ہو گی۔☆عورت غیر حربی ہو۔☆عورت زندہ ہو، مردہ عورت سے وطی پر حد نہیں مالکیہ کے نزدیک اس پر بھی حد لگے گی۔☆مرد کا حشفہ عورت کے اندام نہانی میں غائب ہو جائے تو حد ہے اس سے کم پر حد نہی ۔[1]

زناوبدکاری کے اثرات سیئہ و قبیحہ

زنا کی سنگینی اور اس کے بُرے اثرات اختصاراً درج ذیل ہیں۔

(1)جنسی امراض کا پھیلاؤ اور صحت کی بربادی(2)اولاد حرام کی کثرت اور اس کے برے نتائج (3)عائلی زندگی کی ٹوٹ پھوٹ(4)بچوں کی شرح پیدائش میں کمی(5)جرائم کی کثرت۔[2]

حرمت زنا کے اسرار و حِکم

زنا کی حرمت کے چند اسرار درج ذیل ہیں۔

زنا کا عقلی طور پر بہت برا فعل ہونا:

اسلام میں یہ بات طے شدہ ہے، کہ زنا عقلی طور پر ایک بہت قبیح اور شدید ناپسندیدہ حرکت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔وَلَا تَقْرَبُوا۟ ٱلزِّنَىٰٓ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ فَـٰحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا [3] اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، بے شک وہ ہمیشہ

---

[1] الزحیلی ،ڈاکٹر وہبه ،الفقه الاسلامی و ادلته ، دارالفکر، بیروت ، 1996ء ، 6 : 36 - 38

[2] ڈاکٹر فضل الٰہی، زنا کی سنگینی اور اس کے برے اثرات ، دار النور، اسلام آباد، 2014ء ، 217 – 220

[2] الإسراء ، 17 :32

[2] الجصاص ،احمد بن علی ، احکام القرآن، دارالکتب العلمية، بیروت، 1415ھ ، 200:3

[3] احمد بن علی الجصاص، احکام القرآن، 105:2

سے بہت بڑی بے حیائی اور برا راستہ ہے۔ علامہ ابو بکر جصاص آیت کی تفسیر لکھتے ہیں: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حکم شریعت سننے سے پہلے بھی زنا عقلی طور پر ایک برا فعل ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے اس کا نام فاحشۃ بہت بڑی بے حیائی رکھا ہے اور نزول آیت کے پہلے یا بعد کی حالت کی تخصیص نہیں فرمائی۔[1]

زنا کی ابتداءِ اسلام سے حرمت اور اس پر سزا

شریعت اسلامیہ میں بعض برائیاں مختلف مراحل سے گزر کر تدریجاً حرام قرار دی گئیں۔ مثال کے طور پر شراب کی حرمت کا حکم تین مرحلوں میں آیا، لیکن زنا کو اسلام میں شروع دن سے ہی حرام قرار دیا گیا۔ یہ بات، بلاشک وشبہ، اسلام کی نظر میں اس گناہ کی شدید سنگینی اور اس کے بہت بڑا جرم ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اسلامی شریعت میں زنا کے حوالے سے تدریج کا تعلق اس کی سزاؤں سے تھا، اس کی حرمت میں قطعاً کوئی تدریج نہ تھی۔ علاوہ ازیں سزاؤں میں تدریج ان کی نوعیت و کیفیت میں تھی، سزا کے ہونے، نہ ہونے سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا، کیونکہ جس طرح زنا کی حرمت آغاز اسلام سے تھی، اسی طرح اس پر سزا بھی شروع ہی سے تھی۔ علامہ ابو بکر جصاصؒ سورہ نساء کی آیت 16 کی تفسیر میں لکھتے ہیں: سلف کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہ تھا کہ ابتدائے اسلام میں یہ زانیہ کی حد تھی۔[2]

زنا کا سب سے بڑے گناہوں میں سے ہونا

اسلام کی نظر میں کچھ گناہ صغیرہ (چھوٹے) اور کچھ کبیرہ (بڑے) ہیں۔ پھر کبیرہ گناہوں میں سے بھی ایسے ہیں، جو **أكبر الكبائر** یعنی بہت ہی بڑے گناہ ہیں۔ زنا ایسے ہی سب سے بڑے گناہوں میں سے ایک ہے۔ امام محمد بن احمدؒ فرماتے ہیں: ليس بعد قتل النفس أعظم من الزنا[3] قتل نفس کے بعد زنا سے بڑا کوئی گناہ ہیں۔

زنا کے مفاسد

زنا میں موجود مفاسد کے متعلق علامہ رازیؒ لکھتے ہیں۔ اس میں کئی قسم کے مفاسد ہیں ان میں سے چند ایک

---

[3] السفاريني ، محمد بن احمد ، غذاء الألباب، دار الكتب العلمية، بيروت، 1996 ، 435:2

درج ذیل ہیں۔

پہلی خرابی: انساب کا اختلاط اور گڈمڈ ہونا۔انسان کو کچھ پتہ نہیں ہوتا، کہ زانیہ نے جس بچے کو جنم دیا ہے وہ اس کا ہے یا کسی اور کا۔وہ نہ تو اس کی تربیت کرتا ہے اور نہ ہی دیکھ بھال۔اس میں اولاد کی بربادی ہے اور یہ بات نسل کے انقطاع اور جہان کی تباہی کا موجب بنتی ہے۔

دوسری خرابی: جب عورت سے تعلق کے لیے کوئی ضابطہ نہ رہے تو پھر اس کے حصول کے لیے جنگ و جدل ہی کا طریقہ رہ جائے گا اور اس سے دنگا وفساد اور قتل و غارت کا دروازہ کھلے گا۔

تیسری خرابی: جب کوئی عورت بدکاری کرتی ہے اور اسے اپنی عادت بناتی ہے، تو سلیم الطبع اور درست مزاج والے لوگ اسے غلیظ گردانتے ہیں اور اس طرح نہ تو الفت و محبت پیدا ہوتی ہے، نہ سکون میسر آتا ہے اور نہ ہی یگانگت وجود میں آتی ہے۔اسی بنا پر بدکاری کی شہرت پانے والی عورت کی رفاقت سے مخلوق میں سے اکثریت نفرت کرتی ہے۔

چوتھی خرابی: جب زنا کا دروازہ کھل جائے ، تو کسی مرد کا کسی عورت کے ساتھ اختصاص نہیں رہتا۔ہر آدمی ہر جگہ براارادہ کرنے والی عورت کے حصول کے لیے فساد برپا کر سکے گا۔اس طرح حیوانوں اور انسانوں میں اس اعتبار سے کوئی فرق نہ رہ جائے گا۔

پانچویں خرابی : عورت سے مقصود صرف شہوت کا پورا کرنا ہی نہیں ہوتا، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ مرد کی شریک حیات بن کر گھر کی ترتیب، کھانے پینے اور لباس کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں سرانجام دے، گھر کا نظم ونسق سنبھالنے والی ، دروازے کی حفاظت کرنے والی اور اولاد اور غلاموں کے معاملات کی نگہبانی کرنے والی ہو۔یہ سارے فرائض تو اسی وقت سرانجام دیے جا سکتے ہیں، جب کہ اس کی توجہ کا مرکز ، سب آدمیوں سے ہٹ کر، ایک آدمی ہو۔یہ بات زنا کی حرمت اور کلی طور پر اس دروازے کو بند کر کے ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔

چھٹی خرابی : جنسی تعلق میں شدید ذلت ہوتی ہے۔اس کی دلیل یہ ہے کہ سب سے سنگین گالی وہ ہوتی ہے، جس میں اس کا ذکر ہوتا ہے۔ عقل کا تقاضا اس تعلق کو کم از کم کرنا ہے۔خاتون کے صرف ایک آدمی کے لیے ہونے میں اس کو کم کرنے کی کوشش ہے۔علاوہ ازیں نکاح کے ذریعے

اس شکل میں بھی ہونے والی ذات کی تلافی ہوتی ہے۔جہاں تک زنا کا تعلق ہے تو اس میں اسی عمل کے دروازے کا کھانا ہے اور کسی قسم کے منافع سے، حاصل ہونے والی ذلت کی تلافی بھی نہیں ہوتی۔لہٰذا لازم ہے کہ اس کی ممانعت اور بندش باقی رہے۔[1]

امریکی جنرل (ر) ہاملٹن ہوز(Hamilton Howzc)لکھتے ہیں:

> امریکی معاشرے میں ایسی اجتماعی بیماریاں پھیل چکی ہیں، جو کہ 1945ء سے پہلے نہیں تھیں۔نوجوانوں میں (ناجائز) جنسی تعلقات عام ہو چکے ہیں، جس کے ساتھ (ناجائز) حمل، اسقاط حمل اور جنسی امراض پھیل چکی ہیں۔[2]

خلاصہ بحث

زناکاری و فحاشی اور جنسی بے راہ روی ایک جرم عظیم ہے جس کی حرمت وقباحت شرائع سابقہ وامم قدیمہ قبائل بدویہ اور شریعت اسلامیہ میں موجود ہے۔یہ ایک سنگین اور قبیح ترین گناہ ہے۔دین اسلام جہاں زنا سے منع کرتا ہے وہیں اسباب زنا کے قریب جانے سے بھی روکتا ہے۔شرک کے بعد زنا کی نجاست وخباثت تمام معصیات سے بڑھ کر ہے۔طبی لحاظ سے یہ ایڈز، خارش اور جسم میں آبلے پڑنے کا باعث ہے۔زنا کا معنی ہے کسی عورت کے ساتھ بغیر شرعی کے وطی کرنا۔لفظ زنا کے مترادف الزنا، البغاء، السفاح، العنت اور الفاحشہ آتے ہیں۔اسلام میں غیر شادی شدہ کیلئے حد زنا امام شافعی ؒ کے نزدیک ہر مرد وعورت کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اورامام ابو حنیفہ ؒ کے ہاں مرد اور عورت دونوں کے لیے صرف سو کوڑے ہے۔اس پر کسی اور سزا، مثلاً قید یا جلاوطنی کا اضافہ حد نہیں بلکہ تعزیر ہے۔ شادی شدہ زانی کیلئے سو کوڑے اور رجم کی سزا مقرر ہے باقی تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ ان کی سزا صرف سنگساری ہے۔ جمہور کا قول ہے کہ لونڈی کو زنا کی وجہ سے پچاس کوڑے لگائے جائیں گے خواہ وہ مسلمہ ہو یا کافرہ ہو شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ ہو اور سعید بن مسیب ؒ وغیرہ کے نزدیک لونڈی کو اس کی زناکاری پر ادب سکھانے کے طور پر اسے کچھ مار پیٹ کی جائے گی لیکن اس کی کوئی مقرر گنتی

---

[1] رازی ،فخر الدین ،تفسیر کبیر، دار الفکر، بیروت، 1981ء، 198-199:20

[2] Hamilton H. Howze, Tragic Descent: America in 2020 ،America: Summit Publishing Group, 1993, 87.

نہیں۔کسی زنا کے ملزم پر حد زنا اس وقت جاری کی جائے گی جب زانی بالغ ہو،عاقل ہو، مختار ہو،عورت غیر حربی ہو،عورت زندہ ہو۔ بدکاری کے اثرات سیئہ و قبیحہ جنسی امراض کا پھیلاؤ اور صحت کی بربادی ، اولاد حرام کی کثرت اور اس کے برے نتائج،عائلی زندگی کی ٹوٹ پھوٹ،بچوں کی شرح پیدائش میں کمی اور جرائم کی کثرت ہیں۔حرمت زنا کے اسرار میں سے زنا کا عقلی طور پر بہت برا فعل ہونا، اسلام میں ابتدا ہی سے حرمت اور اس پر سزا اور سب سے بڑا گناہ ہے۔زنا کے مفاسد میں سے انساب کا اختلاط وغیرہ ہے۔